رجسٹرڈ ایل نمبر ۹
نور افشاں
حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | یکم نومبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۴۴

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱ر

اُردو کی دوسری کتاب ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۴ر

رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۴ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۲ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۱۲ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۲ر

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲ر	ص	ہے
چوتھائی کالم	ص	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	۱۰م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

منوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کوہنجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد ازکاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم | مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب - جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارڈنیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی اردو ۸ر +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمار داران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لیئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیئے سندی کتاب ہی - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۲ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک ستور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - یکم نومبر سنہ ۱۹۱۲ع

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

پچھلے سال محکمۂ ڈاکخانہ کے کل ملازمان کی تعداد ۹۲۷۵۵ تھی

نئے گورنر صاحب مدراس نے پولیس والوں کے ایڈریس کے جواب میں کہا کہ چاہے تمہاری کاروائی کتنی ہی خراب ہو مگر خدا کے لئے جھوٹے گواہ عدالت میں پیش نہ کرو

تبت میں چینیوں اور تبتیوں کی لڑائی پھر شروع ایک چینی کا بیان ہے کہ اس وقت تک ۰۰۰ ۵ تبتی قتل ہو چکے ہیں۔

بمبئی - کلکتہ - مدراس - لاہور - لکھنؤ - غرضیکہ ہر شہر میں مسلمان اصحاب اپنے ترک بھائیوں کی ہمدردی اور امداد کے جلسے کر رہے ہیں - ترکوں کی فتح کی دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ ترک مقام "وسکاٹا" سے بھاگ گئے ہیں - مقام "الاسونا" میں ترکوں نے ایک ہزار کارتوس ستان کے تھنے - گاڑیاں اور خیمے چھوڑ دیئے اور بھاگ گئے -

عبدالحمید قسطنطنیہ میں - سلطنت ترکی عبدالحمید سلطان معزول کو قسطنطنیہ میں تبدیل کرنے کی منظوری دے دی ہے - شاید اس واسطے کہ ان کے آجانے پر ترکوں میں مزید جوش پیدا ہو جاویگا۔

ترکی مورچوں پر سرویہ کا قبضہ - سرویہ کے ہیڈ کوارٹر مقام قس سے اطلاع ملی ہے کہ وارنیہ کے متصل ترکی علاقہ کے تمام ترکی مورچے اہل سرویہ کے قبضہ میں آگئے ہیں اور ترک وادی موردا سے پسپا کر دیئے گئے ہیں۔

پلاوا کی تسخیر سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ علاقہ میں ترکوں کی کامیابی کی خبریں غلط ہیں - ایک ترک بھی ہنوز سرحد سے نہیں بڑھا ہے - بلکہ ترک بتدریج ایڈریانوپل کی طرف ہٹتے جاتے ہیں اور علاوہ بریں ان بلغاریوں نے بزور سنگین کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر کے ان کو اس قدر پیچھے ہٹا دیا ہے کہ وہ ایڈریانوپل کی حفاظت کے بیرونی قلعوں کی لین تک پہونچ گئے ہیں -

کریٹ سے ملیشیا کی آمد - دو ہزار چار سو فوجی جوان کریٹ سے آئے ہیں اور شاہ یونان کے پاس میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

دیگر فتوحات - یونانیوں نے ۱۲ - اکتوبر کو ملینوس کے دار الخلافہ پر اور سرویہ قصبہ نووی بازار پر ترکوں سے جنگ کر کے قبضہ کر لیا ہے۔

ترکی مال غنیمت - ترکوں نے مصطفےٰ پاشا میں دو سو من سامان خوراک اور بندوقوں اور سامان حرب کی تعداد کثیر چھوڑی اور ترکوں کی سات توپیں الاسونا میں اور ۵ مصطفےٰ پاشا میں گرفتار کی گئیں -

سپاہ سرویہ کی کامیابی - ۲۱ اکتوبر کو سپاہ سرویہ نے بوجانو ویناوا واقعہ جنوب وارت کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور جنرل جن کوویش کی سرکردگی میں پاڑو جیوا کو بھی تسخیر کر لیا ہے - جو پرشتینہ کی سڑک پر واقع ہے - ترک جھنڈے - گولی - بارود بیل اور چارہ وغیرہ چھوڑ کر جنوب کی طرف ہٹ گئے ہیں - قیدیوں کا بیان ہے کہ فوجی نظام دو بٹالین مرزاتوں کی ۸ کمپنیاں اور ۳ بیٹری توپخانہ شریک تھا -

یونان کی فتح - یونان نے الاسونہ کو ۲۴ گھنٹہ کی جنگ کے بعد فتح کر لیا - فوجی کمان ولیعہد کے ہاتھ میں تھی نقصان بہت خفیف ہوا -

مقدونوی دہقان مسلح ہو گئے - مقدونوی جنہوں کے ایک مشہور لیڈر سینڈنسکی نے پیرین کے کوہستانی ضلع میں دو ہزار دہقانوں کو ترکوں کے خلاف مسلح کیا ہے - اور روزمرہ ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے -

اہل کریٹ کا ایک دستہ کل ایتھنز میں پہونچا اور بڑے ہائے مسرت سے اسکا استقبال کیا گیا۔

اخبار کی بہار

گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں جو تصاویر مدت سے آویزاں تھیں اُن میں ۱۰ انگلستان بھیجی گئی ہیں اور باقی تصاویر بالفعل کلکتہ میں ہی موجود ہیں۔ سرکاری طور سے ان تمام تصاویر کی مکمل فہرست تیار کی گئی ہے۔ ان میں ایک تصویر لارڈ کارنوالس کی ہے جو بذریعہ پبلک چندہ ۲۱۶۶۵ پونڈ یا ۳۲۴۹۰ روپے میں خریدی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ۱۴ دیگر تصویریں بھی گورنمنٹ عالیہ نے خریدی ہیں۔ جو کہ گورنمنٹ ہوس کی زینت تھیں۔ اگر دہلی پایہ تخت نہ ہوتا تو گورنمنٹ ہوس کلکتہ کی یہ بے رونقی ہرگز نہ ہوتی بہرحال جو ہونا تھا سو ہو گیا۔

سدرن پنجاب ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۲ اکتوبر اس ریلوے کی آمدنی ۹۰ ہزار روپیہ تھی اور پچھلے سال اسی ہفتہ میں ۴۳ ہزار ۸ سو روپیہ ہوئی۔ ریلوے کی ہر شاخ اور مد میں سرآں بسرعت ترقی ہو رہی ہے۔

ممانعت ہوائی جہاز۔ حضور گورنر بہادر مدراس نے ان اختیارات کی رو سے جو ان کو قانونی طور پر حاصل ہیں اعلان فرمایا ہے کہ کوئی ہوائی جہاز فورٹ سینٹ جارج مدراس بندر یا اور نگادو کی کارٹ فیکٹری کے قریب نہیں جا سکتا ورنہ مستوجب سزا ہوگا۔ نئی نئی چیزیں ایجاد ہوتی ہیں اور کڑے قوانین آگے ہی پاس ہو جاتے ہیں۔ انتظام سرکاری ہو تو ایسا ہو۔

کہتے ہیں کہ باشندگان ملک الاسکا کے وند آیس کی لڑائی کا فیصلہ عجیب طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی کے نام پر کمبل پھاڑنا اس آدمی کی سخت توہین سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے جس وقت دو شخصوں میں تنازعہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی طرح طے نہیں ہوتا۔ تب اُن میں سے ایک شخص اپنے فریق ثانی کی بے عزتی کرنے کے لئے اپنے دو تین کمبل پھاڑ ڈالتا ہے جس کا انتقام گالی گلوچ یا مار پیٹ سے نہیں لیا جاتا۔ بلکہ فریق ثانی کو اس سے بھی زیادہ کمبل پھاڑنے پڑتے ہیں۔ اس مقابلہ میں جو سب سے زیادہ کمبل پھاڑتا ہے اُس کی فتح سمجھی جاتی ہے چال اچھی ہے۔ کیونکہ اس سے کسی کو جسمانی ضرب بھی نہیں پہنچتی اور ملک میں کمبلوں کی ضرورت بھی بڑھ جاتی ہے جس سے صنعت و حرفت کو خاصہ فروغ ہوتا ہے۔ کیا خوب (عام)

آجکل ٹرکی ہر چہار طرف کی طاقتوں سے مقابلہ کر رہی ہے۔ مانٹی نیگرو والوں نے ٹرکی سے جنگ چھیڑ رکھی ہے اور ٹرکی کے ایک دو مقامات پر قبضہ بھی جما لیا ہے۔ جس کے متعلق اسی پرچہ میں خبر چھپ چکی ہے۔ تازہ تار مظہر ہیں کہ یونانیوں نے بھی ٹرکی پر حملہ کر دیا ہے۔ تیسری طرف بلغاریہ والوں نے بھی جنگ چھیڑ دیا ہے۔

پہلی تار سے پتہ لگتا ہے کہ ڈریانوپل کے مغرب میں کرک کلیسہ روڈ ارشہ کوی کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی اور آخر بلغاریہ والوں نے مصطفےٰ پاشا پر جو ریلوے لائن پر ایک مقام ہے۔ قبضہ کر لیا ہے۔ چوتھی طرف سرویہ والوں نے قلعہ پرشتینہ پر قبضہ جما لیا ہے۔ اور اس کی فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں۔

اس طرح سرویہ کی فوجوں نے ورینہ کے قریب ترکی علاقہ کے تمام ترکی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ترک وادی مورواہ سے پرے ہٹا دیئے گئے ہیں۔

ایک تازہ تار بتلاتی ہے کہ اہل مانٹی نیگرو نے ایک اور مقام "گوزنجی" پر قبضہ جما لیا ہے۔

ان تمام تازہ تاروں کا ماحصل یہ ہے کہ ٹرکی کے مقبوضات یکے بعد دیگرے اس کے ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ اور اگر سلسلہ یوں ہی رہا تو ٹرکی کی خود مختارانہ حکومت کا خاتمہ ہو جاویگا جس کا افسوس ہر ایک آزادی پسند کو ہوگا۔

پارلیمنٹ میں Sir G Rees نے کہا کہ جاپان میں بہت سے مسلمان لوگ انگریزی گورنمنٹ کے خلاف مضامین چھاپتے ہیں۔ ان کی نسبت جاپان کی گورنمنٹ میں اطلاع ہونا چاہئے۔ جواب ملا کہ Sir Claude McDonald کو جو کہ جاپان میں انگریزی سفیر ہیں۔ اس معاملے میں ہدایت کر دی گئی ہے۔ لیکن چونکہ اس قسم کے اخبار وغیرہ کا ہندوستان میں آنا منع ہے۔ زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

شملہ میونسپلٹی کا سیکرٹری Major Sanford کوشش کر رہے ہیں کہ برقی روشنی سستی ہو جائے اور امید ہے کہ اگلے سال گھر گھر بجلی کی روشنی استعمال ہوگی۔ اور یہ معمولی تیل gas سے سستی پڑیگی۔

مانٹی نیگرو کے لوگ بہت زور و شور سے ترکیوں سے لڑ رہے ہیں اور کئی ایک شہر ترکیوں سے جیت چکے ہیں۔

یونان کی سلطنت نے دو ایک جنگی جہاز خریدے ہیں۔ اور ان کو جلدی جنگ کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

مانٹی نیگرو سے بار بار خبریں آ رہی ہیں کہ ہر جگہ انہوں نے ترکیوں کو شکست دی ہے اور دو ایک بڑے شہر بھی جیت لئے ہیں لیکن جو خبریں ترکستان کی طرف سے آتی ہیں۔ ان میں شکست کا ذکر نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے جیتنے کا قصہ دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ فی الحال مانٹی نگرو کی چھوٹی ریاست سلطان روم کی فوجوں کو ہر جگہ شکست دے رہی ہے جرمنی اور روس کے بنکوں پر ترکیوں کی دوائیوں کی وجہ سے ایسی مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ سب لوگ اپنا روپیہ نکالنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ خیال ہے کہ اب لڑائی یورپ میں پھیل جائیگی

Podgoritza سے خبر آئی ہے۔ کہ مانٹی نگرو کی شمالی فوج نے سرویا کا شہر Bielopolie فتح کر لیا ہے۔ اور وہاں کے سب باشندوں نے مانٹی نگرو میں لوگوں کو بہت خوشی سے منظور کیا اور کہا کہ اب ہم لوگوں کو ترکیوں کی غلامی سے رہائی ملی۔

محکمہ ڈاک و تار سے سالگذشتہ میں سرکار کو ۱۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۱۲

دنیا میں مذاہب کا شمار اگرچہ بہت بڑھ گیا ہے۔ پر اگر ان کی تقسیم کی جاوے۔ تو وہ صرف دو ہی طریق پر ہو سکتی ہے۔ ایک وہ جو عمل یا کرم سے نجات کا ہونا مانتے ہیں اور دوئم وہ جو فضل و رحم سے بچنے کے قائل ہیں۔ اور تمام قسم کے مذاہب کے لوگ ان میں شامل ہیں۔ وہ طریق نجات جسکا ذکر ہم نے کیا ہے۔ وہ دوسری قسم کے لوگوں کا ہے جو محض خدا کے فضل و رحم پر نجات کا دارومدار مانتے ہیں۔ پر وہ ساتھ ہی یہ بھی قبول کرتے ہیں کہ عمل یا کرم جو ہم نے نہیں کئے تھے ہماری عوض ہمارے درمیانی بنام یسوع مسیح نے جسم انسانی میں آکر پورے کر دیئے اور وہ فتویٰ جو گنہگاروں پر تھا اُس نے اپنے اوپر لے لیا۔ اور اب وہ اُس کے وسیلے گناہ کی سزا اور اُس کی آلودگی سے بچائے جاتے ہیں۔ اور خدا کے مقرب ہوئے۔ اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لائق ٹھہرتے ہیں۔ اور یہی وہ طریق نجات ہے جو تمام دنیا کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ جس کا اعلان خدا کی حکمت سے اب تمام دنیا میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ اس لئے دیگر تمام طریقے نجات انجیلی کے فضول اور رائیگاں ثابت ہونگے۔ اور سچے خدا سے مقرر شدہ طریق نجات سے انحراف کر کے سب گنہگار مستوجب سزا کے ٹھہرینگے۔ اس لئے اب ہم دست بستہ سب ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ جلد توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ تاکہ نجات ابدی حاصل کرو۔ ورنہ قطعی نجات سے محروم ہونا پڑے گا۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۲

۱۴ تمام باتوں کے لحاظ سے اگرچہ ہمارا زمانہ ایک عجیب زمانہ ہے علم و ہنر ترقی کر رہا ہے اور ہر قسم کے سامان کثرت سے مہیا ہو رہے ہیں اور گھر بیٹھے تمام دنیا کی سیر کے تماشے بذریعہ کتابوں اور اخباروں کے ہمارے روبرو آجاتے ہیں۔ ایک معمولی سی حیثیت کے آدمی کو آج وہ درجہ حاصل ہے جو پہلے زمانوں میں بڑے عالی رتبہ شخص کو میسر نہ تھا یعنی کہ ایک بادشاہ کو بھی اتنے حق حقوق بڑے خرچ کے بعد بھی حاصل ہونے مشکل تھے جو اب ہر ایک شخص کو تھوڑے سے خرچ پر مل رہے ہیں۔ آجکل گویا ہر ایک شخص پچھلے زمانے کے بادشاہوں سے بھی زیادہ برکتیں حاصل کر رہا ہے۔ عمدہ سے عمدہ پوشاک ہر ایک اپنے قدر و منزلت کے مطابق پہن سکتا ہے۔ نوکر وغیرہ رکھ کر آسائش و آرام کے مزے لے سکتا ہے۔ دور دور سے کتابیں منگوا کر اپنے کمرے کو عمدہ اور مفید کتابوں کے سیٹوں سے زینت دے سکتا ہے۔ سیر کے لئے بائیسکل یا موٹر کار کے وسیلے سے گشت کر کے بڑے بڑے شاہان قدیم سے بھی زیادہ فرحت حاصل کر سکتا ہے اپنی رہائش کے لئے عالیشان مکان و محل بنا کر پر فضا باغ و چمن لگا کر اپنی طبیعت کو بہلا سکتا ہے۔ غرضکہ روپیہ کے ساتھ آج سب کچھ عمدہ سے عمدہ چیزیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ آرام حاصل کرنے کا موقعہ ہر شخص کو حاصل ہے اور یہ سب کچھ ہماری سرکار انگلشیہ کے زیر سایہ ہم کو حاصل ہے۔ اس لئے سرکار دولتمدار کی تعریف کرتے ہوئے ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ خدا اس سلطنت کو مدت تک ہمارے سروں پر قائم رکھے

غریب بڑھئی کا لڑکا یورپ کا مالک

مندرجہ بالا عنوان کے نیچے ذیل کے فقرے ہمعصر ریگزینٹ نے تحریر کئے تھے۔

"عیسائی مذہب کا عروج کیسے ہوا؟ مسیحیت کا بانی غریب ترکھان کا لڑکا ۳۰ برس کی عمر میں فقیروں کا لباس پہنے ہوئے نکلتا ہے۔ اُس کے بدن پر میلے چیتھڑے۔ پاؤں میں جوتی نہیں۔ مفلس بے آبرو۔ بے یار و مددگار گلیوں میں پھرتا ہے۔ امیر اس سے نفرت کرتے ہیں۔ یاروں کے مکر و فریب سے پھانسی پر چڑھایا جاتا ہے لیکن اس شہید کا خون اس کی بے نظیر قربانی کو آج تک روشن کر رہا ہے"۔ اور پھر لکھا ہے کہ "غریب بڑھئی کا لڑکا اتفاق کے سہارے اپنے دھرم پر قربان ہوتا ہے اور اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بادشاہ حاکم امیر و غریب اُس کے نام پر سر جھکاتے ہیں اس کنگال ترکھان کے غلام کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں۔ آج تمام یورپ اور امریکہ بھر میں اس مفلس کا راج ہے۔ انگلستان کے شاہنشاہ جنکی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ آج اسی بڑھئی کے لڑکے کے پیرو ہیں"۔

مندرجہ بالا بیان کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے کیونکہ خداوند یسوع مسیح کے ۳۲ برس کی عمر میں گھر چھوڑنے اور فقیر ہونے اور میلے اور چیتھڑے پہننے اور ننگے پاؤں رہنے وغیرہ وغیرہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس بات کی بابت ہم کچھ حیرانگی اور زیادہ بڑھاتے ہیں کہ وہ غریب بڑھئی کا لڑکا نہ صرف یورپ اور امریکہ اور اس تمام دنیا کا۔ بلکہ وہ آسمان اور زمین کا خداوند ہے۔ وہ عجیب مشیر۔ خدائے قادر ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہے۔

-کمار سبھا لودیانہ کا دسواں سالیانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے گزشتہ سنیچر اور اتوار کو ہوا۔ عمدہ لیکچرز دیئے گئے۔ اور سوامی دیانند صاحب کے آنے اور بھارت کو روشن کرنے کے بڑے بڑے کارنامے پبلک کو بتائے گئے اور عیسائی اور مسلمانوں کو گرگٹ بتایا گیا جس کے منہ سے ہندو لوگ بچائے گئے۔ نئے سماج مندر میں یہ جلسہ کیا گیا۔ مکان کے تنگ ہونے سے گنجائش زیادہ نہ تھی۔ مگر تاہم رونق خاصی تھی۔

اقتباس

چاہ کندہ را چاہ درپیش

قسطنطین اعظم کے مقابلے کے لئے جب میکنٹیس نے جو بڑا ظالم تھا چڑھائی کرنے کی تیاری کی تھی تو اس کے فریب دینے کیلئے دریائے ٹیبر کے اوپر پل کی جگہ ایسا پل تختوں سے باندھا جسکے نیچے جہاز تھے اس نیت سے کہ جب فوجیں اس پر آویں تو جہاز ڈوب جاویں اور فوجیں غرق ہو جاویں لیکن جب اُس نے سُنا کہ قسطنطین سر پر پہونچا ہے تو وہ روم کے دروازوں سے نکلا اور فوج کو اپنے پیچھے جانے کا حکم دیا اور جلدی سے اپنے فریب کے کام کو بھول گیا۔ اور اُس ہی پل پر سے وہ اور چند اُس کے ساتھی جہازوں کے غرق ہونے سے ساتھ ہی غرق ہو گئے۔ جو آفت دوسروں کیلئے تیار کی تھی خود ہی اُس میں گرفتار ہو گیا۔

سپنسر

مایوسی

مایوسی کے وقت انسان سرکش لڑکوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر لڑکے کوئی کھیل کی چیزیں رکھتے ہوں اور زیادہ مانگتے ہوں اور جب نہ دی جاویں تو جو اُن کے پاس ہوں اُن کو آگ میں ڈالکر جلا ڈالیں اسی طرح سے انسان جب آسمانی نعمتوں کی آرزو کرتا ہے اور وہ پوری نہیں ہوتی تو وہ مایوس ہو جاتا اور وہ مایوسی اور تکلیف میں رہنا نہیں چاہتا۔ اور سخت دل ہو کر اپنے آپ کو نیکی کی طرف سے بالکل ہٹا لیتا ہے۔ جو ایک بڑی غلطی ہے۔

جیرون

مفید کہانی

وفاداری

گزشتہ سے پیوستہ

کئی دن تک اُن دونوں کی کوئی خبر نہ ملی۔ آخر گرمای کی جورو اکیلی لوٹ آئی۔ وہ بڑی دُبلی اور زرد ہو گئی تھی۔ اپنی مِس صاحبہ سے اُس نے بیان کیا کہ کس طرح وہ سیدھی گرد آلود سڑک پر اپنے خاوند کے پیچھے پیچھے چلی جب تک کہ آخر کو وہ اُس جگہ پر پہونچے جہاں وہ پیدا ہوا تھا جہاں اُس نے اپنے آپ کو ذیلدار کے حوالہ کر دیا۔ اور اپنے آپ کو لاعلاج پاگل بتایا۔ یہ درخواست کر کے کہ تا وقت موت تک میری حفاظت کرو۔

اُنھوں نے اُس کو ایک کوٹھڑی میں ڈالدیا جس کی کھڑکی میں لوہے کے بیلنے لگے ہوئے تھے۔ اور اُس میں گھومتے گھومتے اُس نے اپنی زندگی کے باقی تین دن کاٹے۔ اُس کی وفادار عورت دن رات نگہبانی کرتی تھی۔ اور لوہے کے بیلنوں کی راہ سے جتنا اُس سے ہو سکا اُسے تسلی اور مدد دیا کرتی تھی۔ آخر کار وہ گھومتے گھومتے گر پڑا اور مر گیا۔ اس بیوہ عورت کو اب سکول کی طرف سے پنشن ملتی ہے۔ اور جس قدر اُس سے ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے بال بچوں کی پرورش کرتی ہے اور جب ضرورت پڑتی ہے برآمدے میں چکی پیسا کرتی ہے۔ باقی دارد

ضرورت۔ ایک کرسچن ہیڈ ٹیچر پرائمری گرلس ہندو سکول کیلئے ضرورت ہو۔ سالمہ اردو اور گورکھی میں بھی لیاقت رکھتی ہو۔ اور نیز بائیبل وومن جو دیہات اور شہر کے زنانوں میں کام کرنے کیلئے سالمہ گورکھی اردو میں بھی لیاقت رکھتی ہو۔

درخواستیں معہ اسنادوں مسانڈرس سی۔ ای۔ زنانہ مشن جنڈیالہ امرتسر آنی چاہئیں۔

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن

۲۵ ستمبر لغایت ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۲ء

کنونشن کی غرض۔ ہند کے مسیحیوں کی روحیں از سر نو زندہ اور بیدار ہوویں۔ اور پاک روحوں کی زندگیوں میں ظاہر ہوویں اور خداوند کے فرزند اپنے تئیں مخصوص کریں۔

اجلاس کا پروگرام

ساڑھے سات بجے شام بڑے شامیانے میں عبادت۔

آٹھ بجے صبح بڑے شامیانے میں عبادت۔

ساڑھے آٹھ بجے صبح بڑے شامیانے میں بائیبل کا مطالعہ

تین بجے شام مختلف اجلاس۔ (ا) بچوں کے لئے۔ (ب) نوجوانوں کے لئے (ج) استادوں اور منادوں کے لئے (د)

مستورات کے لئے

ساڑھے چار بجے شام۔ سکول کے ہال میں انگلش میٹنگ۔

ساڑھے سات بجے بڑے شامیانے میں عبادت۔

دعا کے کمرے دن اور رات کھلے رہے۔ تا کہ ہر ایک وہاں جاوے اور دعا مانگے۔ اور زیادہ وقت خداوند کے ساتھ رفاقت اور خوشی میں صرف کرے۔

ذیل کے مرد خادموں نے ان مضمونوں پر درس دیا۔

ریورنڈ جے۔ این فورمن (حبیرین) "گناہ کیا ہے"۔

ریورنڈ ایم۔ چند "نئی پیدایش"۔

ریورنڈ ایڈرسن۔ مسیح ہمارے لئے۔ (ا) نبی ہے۔ (ب) کاہن ہے۔ (ج) بادشاہ ہے۔

ریورنڈ ملگنو۔ "کیا میں بچایا ہوں"۔

ریورنڈ ہینڈرلوم۔ "مسیح کو کس طرح قبول کرنا"

ریورنڈ پیٹرسن "تسلیم مطلق اور فرمانبرداری"۔

ریورنڈ ایل چند "مسیح ہم ہیں"۔

ریورنڈ بی بی رائے۔ "پھل لانا"۔

ریورنڈ جے۔ این فورمن (چیرمین) "مسیح کی دوسری آمد"

شکر گزاری اور تعریف کا جلسہ۔

کنونشن سے خوش چینی۔ "گناہ خوفناک شے ہے"۔ "اسے اپنی زندگی میں سے جڑ سے اکھاڑنا چاہئے"۔ "ہم کبھی یہ نہ کہیں کہ ہم غریب ہیں۔ کیونکہ مسیح ہماری میراث ہے"۔

"گناہگار گناہ کے سبب سے اپنی حالت کو کھو دیتا ہے۔ آ۔ جسم کو کھو دیتا ہے۔ ب۔ اخلاق کو کھو دیتا ہے۔ ج۔ عقل کو کھو دیتا ہے د۔ فرزندگی کو کھو دیتا ہے۔ س۔ آزادگی کو کھو دیتا ہے ص۔ عاقبت کو کھو دیتا ہے"۔

"کیا میں مسیحی ہوں؟ کیا میں خدا سے پیدا ہوا ہوں؟" یوحنا ۱ - ۱۲ ۱۳ آیت۔

"کیا سب کچھ چھوڑ کر یسوع کے پیچھے ہو لیا ہوں؟ کیا مسیح سے نسبت حاصل ہے؟ کیا خدا کا بیٹا ساتھ ہے؟" یوحنا ۱۵: ۱۱ - ۱۳ آیت

"اگر مسیح ہماری زندگیوں میں اونچا کیا جاوے تو بڑی فتح ہوگی"۔

"ظاہر مسیح کو نہیں لیکن اندرونی مسیح کو اپنے دل حاصل کرتے جاویں"۔

"جو پاک روح کو حاصل کرتے ہیں۔ نئی زندگی حاصل کرتے ہیں اور باطنی مسیح اُن کے دلوں پر حکومت کرتا ہے"۔

"مسیح کہاں ہے وہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہم میں ہے؟ ہر ایک ہم میں سے دریافت کرے کہ کیا مسیح ہمارے خاندان میں ہے یا نہیں"۔ "مسیح ہم میں آ۔ زور آور ہے۔ ب۔ ہم میں شکل پکڑتا ہے۔ وہ ہم میں صورت بنتا ہے ج۔ پاک روح ہمیں مسیح کی صورت پر بناتا ہے۔ د۔ وہ ہم میں جلال کی اُمید ہے"۔ (یوحنا ۱۲: ۵۰ - رومیوں ۱۲: ۱- ۲) مسیح ہمارے ساتھ کنونشن میں کیا گیا ہے؟ جو ہم اپنے گھروں پر جاکر کیا کہیں گے؟ (مرقس ۵: ۱۹-۲۰) کیا کوئی بد روح یا بری عادت نکالی ہے مسیح نے؟ کیا شیطان پر غلبہ حاصل کیا ہے؟"

کنونشن کی تاثیریں

یہاں خداوند کا جلال اُس کے فرزندوں کو ہر وقت دکھائی دیتا رہا ہے۔ جو انہیں اپنے مکان پر دکھائی نہیں دیا؟ اور بے شرع لوگوں نے ایسا کلام سُنا جو کبھی نہیں سُنا تھا"۔ یہ عبادت گاہ شرکت کے پیار پیتی اور آگ کے گھونٹوں اور گاٹیوں سے گھری ہوئی تھی؟" سب سے بڑھ بات یہ ہے کہ "ایمانداروں کا دولہا مہربان اپنے باغ میں آیا کہ لذیذ میوے اکٹھے کرے اور دولہا نے اپنی دولہن پر بھی اپنے تئیں ظاہر کیا۔ کہ دنیا پر"۔

ہند کے کئی حصوں سے اُستاد۔ مناد۔ پاسبان مشنری۔ لیڈی مشنری وغیرہ ایک بڑی گروہ ہند کے مختلف زبانیں بولنے والی اکٹھی ہی۔ سب سفید جامہ نہیں پہنے ہوئے تھے۔ نہ سبھوں کے ہاتھوں میں خرمائی ڈالیاں تھیں۔ لیکن سب بلند آواز سے چلاتے تھے۔ "بول یسوع مسیح کی جے"۔ "بول یسوع مسیح کی جے"!! "بول یسوع مسیح کی جے"!!! خداوند کی تعریف ہووے کہ اس کنونشن سے گہری روحانی قوت کی اشاعت ظاہر ہے۔ برکت کے دریا جاری ہوئے۔ "کنونشن میں گہری یگانگت کی روح ظاہر ہوئی۔ روح کی یگانگت صلح کے بندھن سے بندھی رہی۔

خدا نے اپنے معزز بندوں کے وسیلے کلام کیا۔ اور پاک روح کی قدرت بولنے میں خوب ہی ظاہر ہوئی۔ حاضرین بہت ہی قائل کئے گئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے گناہوں کو محسوس کیا اور پاک روح نے دلوں میں غم اور سچی توبہ پیدا کی اور دلوں میں پاک کلام کی باتیں یعنی لکڑیاں بھری تھیں۔ اُن پر کثرت سے آسمانی آگ نازل ہوئی اور جلنے لگی اور پاک روح آگ نے گناہ آلودہ دلوں کے بھوسے کو جلایا اور گناہ کو بھسم کیا اور لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہوگئیں۔ لوگ دل سے سنتے تھے سیکھتے تھے۔ غور کرتے تھے۔ سفر کرتے تھے اور خدا نے اپنے فرزندوں میں قائمیت کی روح مسیح کو قبول کرنے والی روح "سرنو ایمان والی روح صلاح کی یقین کرنے والی روح" پیدا کی۔

"کنونشن کی اشاعت اور سوشل حالت"۔ بڑی ہی خاموشی تھی۔ خیمے میں سبھوں میں یسوع مسیح کا سا مزاج دکھائی دیتا تھا۔ ہر ایک کلام اور نمونے سے ایک دوسرے کو پیار کرتا تھا خوشی سے بات کرنے سے سرگرمی سے دعا مانگنے سے۔ تعریف کرنے سے مسیح میں رہنے سے اور رومیوں کے آٹھویں باب کی زندگی میں ہمیشہ دکھائی دیتے تھے۔

جداگانہ جلسوں پر بڑی برکت نازل ہوئی جلانے والی روح نازل ہوئی۔ اور بھوسے کو جلا گئی۔ اور تیار شدہ دلوں پر یسوع مسیح تخت نشین ہوا۔ دعا کے کمروں میں لوگ تعریف کرتے دعا مانگتے۔ تعلیم پاتے اور دن اور رات صرف کرتے تھے۔ اور دعا میں زیادہ وقت صرف کرنے سے بڑی ہی برکت نازل ہوئی۔ کنونشن کے خیمے میں بڑے حروف میں یہ لکھا ہوا تھا "محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو"۔ اس سے ایسی تاثیر ہوئی کہ خدمت کی روح مسیحیوں میں پیدا ہوئی۔

"چند سوالات غور طلب"۔ آ۔ کیا کنونشن ہی میں جانے سے برکت ملتی ہے۔ اور مکان پر نہیں؟ ہاں ہر جگہ ملتی ہے۔ لیکن بعض مسیحی ایسے ہیں کہ اُن کے پاؤں کے پاس زندگی کے دریا ہیں اور وے نہیں جانتے ہیں۔ ان کے پاس برکت ہے اور وے خشک ہی رہتے ہیں۔ انگور ہیں اور وے نہیں کھاتے ہیں گیہوں ہیں اور وے نہیں پیستے ہیں۔ اناج ہے اور وے نہیں بٹورتے ہیں۔ سن ہے اور وے اکٹھا نہیں کرتے ہیں پھلدار درخت ہیں اور وے پھل نہیں توڑتے ہیں۔ وے گرجے وغیرہ عبادتوں کو دستوری بات سمجھتے ہیں۔ چاہئے کہ ایسی تنہائی اور رفاقت کی جگہ جاویں مسیحی کو کبھی کبھی سوشل حالت کو چھوڑنا اور خلوت کے پاس رہنا اور اس سے سیکھنا چاہئے۔

ب۔ کیا نئی کلیسیا ایسی روحانی بیداری کی برکت پا سکتی ہے اور اس کی قدر کر سکتی ہے؟ ہاں یہ بات سیالکوٹ سے ظاہر ہے کہ کیونکہ نومریدوں نے برکت پائی اور پاتے جاتے ہیں روحانی زندگی کی پرورش ہوتی۔ اور زندگی طاقت و توانائی حاصل

کرتے ہیں۔

ج۔ کنونشن میں جانے والے کی تبدیلی کیسے ہے؟ یہ نہیں کہ کامل ہوگیا ہے لیکن یہ ہے کہ وہ ہروقت خدا کی آواز سننے والا۔ ماننے والا بھوکا ہونے والا۔ روحانی خوراک کھانے والا۔ فروتن۔ ہر دم دعا۔ خدمت میں سرگرم۔ گناہ کو مارنے والا پاک روح کا ماتحت وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(د) کنونشن کی برکت کیا دائمی ہے؟ ہاں دیکھو متی ۲۸: ۱۹ و ۲۰ - (مکاشفات ۲۲: ۷) (زکریاہ ۱۴: ۸)

خداوند یسوع مسیح میں آپ کا خادم۔ سوائے رام
نصیر آباد۔ راجپوتانہ

انتقال پُر ملال

ناظرین اخبار کو واضح ہووے کہ ہمارے بزرگ پادری جے۔ اے پرٹن صاحب ۱۸۹۶ء میں ولایت سے تشریف لائے تھے اور قریب ۱۶ برس دہلی ڈسٹرکٹ میں بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنے منجی مسیح کی خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ کا خاص کام شہر دہلی کے بازاروں اور جمنا پر مقدس انجیل کی بشارت تھا اور دو بستی یعنے نبی کریم اور پہاڑ گنج میں مسیحی خدمت کو انجام دیتے تھے علاوہ اُس کے فتح پور۔ شاہپور۔ موٹ کی مسجد۔ قطب محرولی اور گوڑگانوں جہاں لڑکوں کا انڈسٹریل سکول ہے یہ جگہیں ماہواری زیر نگرانی تھیں۔ پھر آپ کو میلوں کے کام میں بہت ہی دلچسپی تھی اور مقدس انجیل کے حصے فروخت کرنے اور فروخت کروانے کا بہت ہی شوق تھا۔ آپ ایک سادہ مزاج شاید یوں کہنا چاہئے کہ آپ درحقیقت میں ایک مسیحی سادھو تھے۔ آپ بڑے صابر منصف مزاج اور سخت محنتی بھی تھے۔ آپ تیس اگست ۱۹۱۲ء کو ایک ماہ کی رخصت پر سات تال جو نینی تال کے قریب ہے۔ تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں بھی جہاں تک ممکن ہوا مسیح کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ اکیس ستمبر کو وہاں بیمار ہوگئے اور قریب ایک ہفتہ معمولی بخار رہا پھر کچھ آرام کی صورت نظر آئی بعد میں پھر آپ بیمار ہوگئے اور معلوم ہوا کہ آپ موتی جھاڑا کی بیماری میں گرفتار ہیں۔ جس کو انگریزی میں Typhoid fever کہتے ہیں۔ ہم بڑے افسوس کے ساتھ خبر دیتے ہیں۔ کہ آپ ۴ اکتوبر رات کے دو بجے نینی تال ہسپتال میں اس دار فانی سے کوچ کرکے ملک جاودانی کے سفیر ہوگئے۔ اور اپنی عزیز والدہ بھائی اور بہنوں کو اور نیز دہلی ضلع کے کل مسیحیوں کو غم اور رنج کی حالت میں چھوڑ گئے۔ آپ کی بہن مس پرٹن صاحبہ ۱۸۹۷ء میں یہاں تشریف لائی تھیں اور وہ بھی اس بیماری میں گرفتار ہوکر مارچ ۱۹۰۶ء میں اپنے منجی مسیح کی خدمت کو پورا کرکے ہمیشہ کے آرام میں داخل ہوگئیں۔ میری عرض ناظرین اخبار سے ہے۔ کہ آپ لوگ خدا ئے قادر سے جو اطمینان کا چشمہ ہے۔ دعا کریں کہ بزرگ پادری پرٹن صاحب مرحوم کے غم زدہ رشتہ داروں کو کامل تسلی و تشفی بخشے۔ آمین۔

ایچ پورٹر کیٹی کسٹ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن۔ دہلی۔

نظم

معزز پرٹن صاحب ولایت سے جب آئے تھے
ہم اُن کی آمد میں خوشی کے گیت گاتے تھے۔

ہماری سرپرستی خاص کر قومی ترقی میں۔
یہی صاحب تھے جنکو گیان میں آوّل بتاتے تھے

عجب اخلاق تھا اُن کا عجب عادات تھے اُن کے
خوشی سے جنکی طاعت میں ہزاروں سر جھکاتے تھے

یہ عہدہ اُن کو زیبا تھا وہ لایق تھے اس عہدے کے
پریسٹ ہونیکے سب اوصاف ہم اُن میں ہی پاتے تھے

مبارک اُن کا یہ درجہ پریسٹ ہونا مبارک تھا۔
مبارک تھا مبارک تھا یہی ہم گیت گاتے تھے۔

جو منشا بائبل کا ہے وہی کرتے تھے وہ پورا۔
ہر اک آیت ہر اک فقرہ عمل میں خوب لاتے تھے۔

بڑی الفت تھی اُن کو اِن ہمارے چھوٹے لوگوں سے
جنہیں پیغام عیسےٰ کا ہمیشہ وہ سُناتے تھے۔

کیا تھا کام عیسےٰ کا بڑی ہی جانفشانی سے
کہ جسکا پھل وہاں جاکر مسیحا سے ملا ہوگا

گئے وہ چھوڑ دنیا کو ملا بس چین ہمیشہ کا۔
وہاں "شاباش" ملکر سب فرشتوں نے کہا ہوگا

ہوا صدمہ مسیحیوں کو بڑا صاحب کے جانے سے
مگر جانو خوشی دل میں کہ جنت اب ملا ہوگا۔

ملا تھا اُن کو یہ رتبہ بڑی محنت مشقت سے
بڑا درجہ وہاں پر بھی مسیحا نے دیا ہوگا۔

پادری جے۔ ایچ پرٹن کی خبر دیتے ہیں آج
لیگئے تشریف جنت کو وہاں پائیں گے تاج

تاج وہ ایسا نہیں ہے جس کو کبھی ہووے زوال۔
وہ جلالی تاج ابدی خوبصورتی ہے کمال۔

وہ نہیں بس اُن کا غم اور نشانی ہائے ہائے
کردیا اے موت تو نے اس کو فانی ہائے ہائے

کل جو تھا موجود سب میں آج وہ معدوم ہے۔
کل جو تھا زندہ سلامت آج وہ مرحوم ہے۔

ہائے ملک الموت تو نے کیا ستم یہ کردیا۔
کہ ایسی جلد بزرگ پرٹن کو یہاں سے لے لیا

یہ وہ کم صدمہ نہیں ہے جس کی ہم سب تاب لائیں۔
یہ وہ صدمہ ہی نہیں ہے جس کو جلدی بھول جائیں۔

کیوں نہ ایں غم سے چیخیں کیوں نہ ہم آنسو بہائیں
پر خدا کے حکم سے مجبور ہوکر سر جھکائیں۔

لکھی ہے پورٹر نے نظم یہ اُن کی ہی خاطر سے۔
کہ جنکے وصف میں سارے عیسائی گیت گاتے تھے

ایچ پورٹر کیٹی کسٹ۔

ریویو بر رسالہ ازالہ مادہ

واجب علی الاطلاق نے اپنے فیضان بے عنایات و عطیات بے نہایات سے حضرت انسان کو وہ مبدۂ انکشافات عطا فرمایا ہے جو معقولات و محسوسات کے ادراک سے ہر ایک امور ذہنی و خارجی پر حسن وقبح کا حکم لگا کر اپنے آپ کو حیوان مطلق کی شحت سے خارج کرکے صفت نطق سے متصف اور حیوان ناطق یعنی دریابندۂ معقولات سے مزین ہو کر اشرف المخلوقات کے اعلےٰ خطاب کا مستحق ثابت کر دیا۔

جس میں یہ خاصہ نہیں وہ درحقیقت انسان نہیں۔ بلکہ نرا حیوان مطلق ہے پس علم وہ کیفیت ہے جسکے آگے تمام کوائف بے کیف ہیں۔

جن امور کے بنا پر ہم تمام ادیان پر مسیحی مذہب کو ترجیح دیتے ہیں منجملہ ایک یہ بھی ہے کہ مسیحی علم کے صحیح مفہوم سے کماحقہ واقف ہیں۔

یہ جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں اس کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے ہیں کہ مخالفین کے منہ سے بھی بے اختیار تحسین نکلتی ہے۔

مثلاً اس ملک میں کہ مادہ قدیم ہے۔ یا حادث مختلف مذاہب کی طرف سے متعدد رسالے لکھے گئے ہیں۔ اگر امکان کی نگاہ سے دیکھے جاویں تو معلوم ہوگا کہ کسی کی طرف سے فیصلہ نہ ہو سکا اور نہ ہونے کی امید تھی۔ گویا کہ یہ ایک معمّا تھا جس کے حل کرنے کی کوشش کی گئی مگر کسی سے حل نہ ہو سکا۔

لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ایک مسیحی متکلم کی زور قلم نے اس معمّہ سربستہ کی مہر کو توڑ دیا اور یہ فیصلہ کر دیا کہ مادہ درحقیقت مجموعۂ عوارضات کا نام حادث اور محتاج بالغیر ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیحیوں کی جانب سے ایسے ایسے عجیب و غریب رسالے شائع ہوتے جاتے ہیں۔ جنکو دیکھکر ایک باخدا اور صاف طبیعت شخص کی ضمیر حق کو لوث تعصب اور بے جا طرفداری سے پاک صاف اور شستہ ہو خود بخود بول اٹھتی ہے کہ فی الواقع ہندوستان کی روحانی فتحمندی کا خوشنما سہرا انجام کار مسیحی مذہب کے سر پر موہیگا۔

چنانچہ حال ہی میں زبدۃ المتکلمین جناب مولانا مولوی سلطان محمد خاں صاحب کابلی ہیڈ مولوی اے۔ پی مشن ہائی اسکول فرخ آباد نے ایک نادر رسالہ آریوں کے اسی مشہور مسئلہ کی تردید میں تصنیف فرمایا ہے جس کے متعلق آریوں کا دعوےٰ تھا کہ کوئی شخص اس کی تردید نہیں کر سکتا ہے ان کا خیال ہے کہ مادہ قدیم ہے نہ خدا نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور نہ خدا میں یہ طاقت ہے کہ اس کو نیست کر سکے۔ اسی دعوےٰ کی ابطال میں مولانا موصوف نے رسالہ ازالہ مادہ لکھا ہے جو فی الحقیقت دندان شکن بلکہ گردن شکن لاجواب رسالہ ہے۔ جہاں تک میرے وسعت معلومات کا دائرہ وسیع ہے اور میری یاد غلطی نہ کرتی ہو۔ تو کہہ سکتا ہوں کہ آج تک ایسا رسالہ اس اندازہ پر مہرت کا نہیں لکھا گیا ہے۔ گو کہ مولانا موصوف عربی منطق و فلسفہ کے علامہ ہیں تاہم منطقی و فلسفی دلائل و براہین سے بجز چند مختصر دلائل کے بالکل کام نہیں لیا ہے۔ بلکہ من کل الوجوہ سائنس کے مسلمات اور اولیات اور مسلم الثبوت سائنسدانوں کے اقوال سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ درحقیقت مادہ کوئی مستقل چیز نہیں ہے۔ چنانچہ مولانا اسی رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"پس مادہ میں بجز ان پانچ کوائف کے اور کوئی چھٹی چیز کا احساس ہم کو نہیں ہوتا ہے۔ جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے۔ کہ فی الحقیقت مادہ فی نفسہ کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ مختلف الوان یا مجموعۂ عوارضات کا نام مادہ رکھا گیا ہے۔" (صفحہ ۱۲ ازالہ)

اس رسالہ کے آخر میں فرخ آباد کے گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ مولوی کا ایک منصفانہ ریویو بھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رسالہ کے نہ صرف مسیحی مداح ہیں بلکہ منصف مزاج اور نکتہ رس محمدی بھی اس کے قائل ہیں۔

اگر آپ درحقیقت علم مناظرہ کے شائق اور تحقیق مذہب کے عاشق ہیں۔ تو اس رسالہ کو ضرور ایک دفعہ مطالعہ فرما دیں اور اپنے احباب کو بھی دکھا دیں قیمت صرف ۱ر ہے۔ مگر آٹھ جلد سے کم وی پی نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک جلد کے لئے لفافہ میں ۱ر کے ٹکٹ روانہ کرنا چاہئے۔

بالآخر خدا سے دعا ہے کہ خاصکر ہمارے آریہ بھائیوں کو چشم حق بیں عنایت فرما کر صراط مستقیم پر ہدایت فرماوے تاکہ نجات کے حقیقی معنی سے واقف ہو کر خداوند یسوع مسیح کی خون آلودہ صلیب کے سامنے اپنے ماتھے ٹیکیں آمین

راقم ایم نظیر حسین عیسائی سکنڈ مولوی
مشن ہائی سکول۔ فرخ آباد۔

ہندوستان کی عام فہم زبان

آج شام کرسچیانا دھن ہال میں مسٹر ایس۔ اے۔ رنگ ناون نے انگریزی میں لکچر دیا اور بتلایا کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ جس میں کل باشندگان عموماً انگریزی بولنے اور سمجھنے لگینگے بلکہ اب ایسے لوگوں کا شمار ہند میں زیادہ ہے کہ جو انگریزی دان ہیں اور اس پر مختلف ثبوت پیش کئے۔ اس پر پادری جورف بہاری لعل صاحب اور نگ آبادی نے مجمع میں اردو کی تائید کی کہ ہند کی عام فہم زبان انگریزی نہیں بلکہ اردو ہے اور اپنے دعوے کے ثبوت میں فرمایا کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے لیکر جنوب تک جہاں کہیں جاؤ عموماً اردو سمجھنے اور بولنے والے پاؤ گے۔ کلکتہ سے پشاور تک ریلگاڑی کے تمام اشتہار اردو میں چھپے دیکھوگے۔ اسی طرح سے نیپال سے سیلون تک اور رنگون بہما اور کانے پانی سنگاپور سبھی جگہ اور جو بڑے بڑے شہر و دیہات میں لوگ آباد ہیں وہ سب اردو سمجھتے اور بولتے ہیں مرہٹی گجراتی بنگالی۔ پنجابی۔ اڑیا۔ ہندی کوئی خاص زبان نہیں۔ دراصل بگڑی ہوئی اردو سمجھنا چاہئے۔ کل ہند میں مختلف زبانیں تقریباً سو ہونگی ان میں خاص زبانیں چالیس ہیں۔

اب ناظرین اخبار ہذا سے التماس ہے کہ کوئی صاحب اس مضمون پر کچھ لکھیں کہ درحقیقت کل ہند میں عام فہم زبان



حکیم سر نیوٹن یتیم تھا

از قلم منشی بھگوانداس گشتہ فیض آبادی ہیڈماسٹر مشن سکول بنارس سابق ایڈیٹر آریہ پتر

(۱) نیوٹن کو تمام حکماء انگریزی پر فوق ہے بلکہ میری دانست میں یورپ کا کوئی حکیم ریاضی دان اس یگانۂ روزگار کا ہمسر نہیں ہے یہ شخص حسن بنائے انگلستان سے تھا اور اپنی ذات سے برائے خود مجسم شریف تھا۔ چونکہ ایام خورد سالی میں نیوٹن یتیم ہوگیا تھا۔ اس لئے اس کی تعلیم و تربیت کی کفیل صرف اُس کی دایہ تھی۔ نیوٹن گرنتھم کے سکول میں پہلے داخل ہوا تھا اور وہاں رفتہ رفتہ تمام طلباء پر سبقت لے گیا۔ بعد اس کے اٹھارہ برس کی عمر میں نیوٹن کیمبرج کے ٹرنٹی کالج میں پڑھنا شروع کیا جہاں ڈاکٹر بیرو کے فیضان تعلیم سے نیوٹن نے ریاضیات میں بڑی ترقی کی۔ اس حکیم کے معمولات سے تھا کہ جن کتابوں کو وہ پڑھتا جاتا تھا۔ اُن پر اپنی طبیعت سے شرح اور حاشیہ بھی چڑھایا کرتا تھا۔ بائیس برس کی عمر میں نیوٹن کو بی۔ اے کا رتبہ حاصل ہوا۔

(۲) جب ۱۶۶۵ء میں عارضہ وبائی کی شدت ہوئی تو نیوٹن اپنے گھر چلا گیا اور چونکہ وہاں اُسے کوئی مشغلہ علمی نہ تھا۔ اس نے حالت بے شغلی میں فکر دماغی کو زور دینا شروع کیا یہاں تک کہ سوچتے سوچتے نیوٹن نے ان مسائل کی تحقیق کی جن پر انتظام عالم کا مدار معلوم ہوتا ہے۔ جب ۱۶۸۰ء میں ایک دُم دار تارہ نمودہ ہوا تو حکیم نیوٹن نے کشش ارضی کے مسئلہ کی تحقیق شروع کی اور آخر کار اُس نے اپنی تحقیقات اجتہادی کو چھپوایا۔ نیوٹن کی یہ تحقیقات نوادر روزگار سے ہے۔ پوپ شاعر انگلستان نے نیوٹن کی تعریف میں باوجود حسد اپنی راستی سے مجبور ہوکر ایک شعر لکھا ہے کہ جس کا مضمون یہ ہے "جناب باری نے خلقت نیوٹن پر قوانین طبعی کا انکشاف موقوف رکھا تھا پہلے عالم میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ جب ذات باری کو منظور ہوا کہ تاریکی مفقود ہو تو فرمایا کہ نیوٹن کا وجود ہو۔ پس نیوٹن کے ذی وجود ہونے سے تمام عالم منور ہوگیا۔

(۳) نیوٹن مشغل علمی کے سوا خدمات عالیہ بھی انجام دیتا رہا ہے عمایدوقت اُس کی صحبت کے خواہاں رہتے تھے۔ ملکہ وِلاین نے نیوٹن کو سر کا خطاب عنایت فرمایا تھا اور شہزادی کیرولاین اکثر اس حکیم سے علمی گفتگو کیا کرتی تھی۔ مگر یہ سب تو نیوٹن کے واسطے زیادتی ثروت کا تذکرہ ہے۔ بہرحال اس حکیم نے بڑی عزت و آبرو کے ساتھ اپنی عمر تحقیقات علمیہ میں صرف کردی ہرچند نیوٹن نہایت سن رسیدہ ہوگیا تھا۔ تاہم بہت قوی اور صحیح المزاج تھا۔ تندرستی کی وجہ یہ تھی کہ اول تو اُس کے قوائے جسمانیہ میں کوئی نقص واقع نہ تھا۔ دوئم یہ کہ اپنے اوقات کا ایسا پابند تھا کہ بے اعتدالی اُس کے افعال میں مطلق دخل نہیں پاتی تھی۔ نیوٹن نے ۸۰ برس کی عمر پائی تھی۔ نیوٹن کو مرض جسمانی کی شکایت کبھی نہیں لاحق ہوئی۔ البتہ مرگ کے ۲۰ روز قبل یہ حکیم ایذائے شدید میں مبتلا رہا۔ لیکن یہ ایسا ضابط شخص تھا کہ زبان سے آہ نہ نکلی۔ اور نہ چہرہ سے بےقراری ظاہر ہوئی۔ بلاشبہ یہ مرض مہلک سر نیوٹن کی مستقل مزاجی کا امتحان اخیر تھا۔

(۴) واضح ہو کہ سر نیوٹن کے تمام افعال حکیمانہ تھے۔ یہ شخص بغایت کریم النفس۔ حلیم۔ صابر۔ شاکر۔ عابد۔ ساجد ذی حیا ذی وفا۔ عفیف و شریف ہونے کے علاوہ اپنے مذہب کا بڑا پابند و غیر متعصب مسیحی تھا۔

ہرچند علم میں نیوٹن کے برابر اُس کے ہمعصروں سے کوئی شخص بھی نہ تھا۔ تاہم غرور علمی کسے کہتے ہیں۔ اُسکی ذات بابرکت اس کی خبر اس یکتائے روزگار کو نہ تھی۔ عالم ہونے کا تقاضا صحیح یہی ہے کہ انسان میں کسر نفسی۔ فروتنی۔ عاجزی کی صفتیں پیدا ہوں جیسے نیوٹن کی خاکساری خود اس کے قول سے عیاں ہے۔ زمانہ وفات کے قریب اس نامی حکیم نے یوں فرمایا تھا "میرا وزن اہل زمین کے قیاس میں جو کچھ ہو اُس کی خبر ہم کو معلوم نہیں ہے۔ لیکن اپنے دانست میں ہم اپنے کو خوش رنگ سنگریزوں کے چننے سے کہ جو بر سر ساحل ہوتے ہیں بہلایا کرتا ہوں لیکن ابھی تک عالم حقیقت کا ایسا سمندر ہمارے آگے پڑا ہوا ہے جس کی اصلیت سے ہمیں مطلق خبر نہیں ہے"

اتنا سمجھے کہ کچھ نہ سمجھے افسوس
معلوم کہ کچھ نہ معلوم ہوا۔

مذہب کا ماضی و مستقبل

گذشتہ سے پیوستہ

چنانچہ جو لوگ تواریخ ہندو ازم سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ برہمنوں نے اپنی مذہبی کتابوں کی تعلیم کے تعلق اور اپنی جسمانی اغراض کی بابت کیسے سخت اور کٹھن اصول نافذ کئے تھے۔ جن میں صریح تحکم اور خود غرضی پائی جاتی تھی اُس کا اثر مذہبی خیال کے لوگوں پر یہ ہوا کہ یا تو وہ اُس سے متنفر ہوگئے۔ یا اُنہوں نے اُسے ویسی ہی صورت میں اختیار کیا جیسا کہ برہمنوں نے اُن کے آگے پیش کیا۔ پس لاکھوں سال کی مسافت کے بعد ہندو ازم اپنے اصلی مقصد سے اس قدر دور جا پڑا کہ اُس میں اپنے بنیادی اصول کے خلاف ناجائز رسومات شامل ہوگئیں جن میں بہت سا حصہ بت پرستی کا تھا۔ کیونکہ جس مذہب میں تحکم اور خود غرضی پائی جاوے۔ ضرور ہے کہ اُس میں بگاڑ پیدا ہو۔

یہودیت۔ اب میں تھوڑی دیر کے لئے ایک اور مذہب پر غور کرتا ہوں۔ یہ یہودی مذہب ہے۔ اور اہل یہود خدا کی خاص قوم کہلاتے تھے۔ خداوند نے ان کو موسےٰ کی معرفت شریعت دی اور اس میں برحق احکام بتلائے گئے۔ آغاز میں یہ لوگ اس شریعت کے پابند رہے لیکن صدی گزرنے کے بعد اس گروہ میں اس خیال کے لوگ پیدا ہوگئے۔ جنہوں نے شریعت کے مطابق عملی زندگی کو

بالائے طاق رکھ دیا اور احکام کے مفہوم کے برخلاف چلنے لگے۔ گویا اب شریعت بشری خیالات کے اثرات میں جذب ہونی شروع ہوئی۔ حتی کہ چند صدیوں کے بعد یہ لوگ اپنی کتب مقدسہ کے اصلی اغراض سے یہاں تک دور چلے گئے۔ کہ اپنے قصہ کہانیوں کو مستند قرار دینے لگے حضرت ابراہیم ہاروت وماروت یعقوب اور دوسرے انبیاء کی بابت عجیب عجیب باتیں بنانی شروع کی ہیں۔ یہودیوں کی چند ایک کتابوں کا حوالہ دیتا ہوں۔ مثلاً تالموم ایلی وید شلمی بشناہ وتالمود۔ ارش۔ گمارا وغیرہ وغیرہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس وقت یہودیت کی وہ حالت نہ رہی تھی۔ بلکہ یہودی قوم نے ایک ایسا لباس پہن لیا تھا۔ جس کے نیچے بنیادی اصول ڈھپا ہوا تھا۔ کچھ اور صدیوں کے بعد یہودیت میں بھی

تحکم اور خودغرضی کی بنیاد

شروع ہوگی۔ لاویوں۔ فریسیوں اور صدوقیوں نے اپنی اغراض جسمانیت کے لئے نئے نئے اصول نافذ کئے جن سے یا تو لوگ بیزار رہے یا مذہبی تحکم کو مان کر اُن کی فرمانبرداری کرتے رہے۔ اس نقطہ خیال سے یہودی مذہب وہ مذہب نہ رہا جس کی بنیاد ہم اس وقت دیکھتے ہیں جبکہ موسیٰ اُنہیں فاران کے بیابان میں لئے پھرتا تھا۔ اور خدا خود اُن کا رہبر و مددگار تھا۔

ہندوازم کی بحالی۔ اب میں اس وقت ایک قانون قدرت کے تجربہ پر غور کرونگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک درخت سرسبز ہے کچھ مدت کے بعد اس کی وہ حالت قائم نہیں رہتی اس کے پتے سوکھ کر جھڑ جاتے ہیں۔ لیکن درخت اپنی پہلی حالت کو دوبارہ رکھنے کے لئے قائم ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے جبکہ اُس میں پھر نئے پتے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بہت برسوں تک درخت کی حالت میں قائم رہتا ہے۔ اور ہم عام طور پر اُسے درخت کی زندگی کہتے ہیں اور جب یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو درخت رفتہ رفتہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایک زمانہ آتا ہے کہ جب اس کے تنے زائل ہو کر مادے میں مل جاتے ہیں۔ اور جز زمین کے اندر قائم رہتی ہے۔ اسی طرح ہندوازم کے بہت سے دور ختم ہونے کے بعد پھر ایک دور آیا کہ جس میں وہ اپنی اصلی حالت میں بحال ہو۔ چنانچہ آریہ سماج ہندوازم کی نئی سرسبزی ہے۔ جو اُسے پھر بحال کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُس کی یہ سرسبزی دیرپا نہیں نہ رہی اور جلد ہی اس درخت پر موسم خزاں کا اثر ہوگیا۔ اور اگر تھوڑی سرسبزی اس میں باقی ہے تو وہ اپنی پہلی حالت کو دوبارہ پانے کے لئے ہے۔ اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں سوائے جڑ کے عملی زندگی کا کوئی ظہور نہ رہیگا۔

لیکن یہودیت کی بحالی کا ابھی تک کوئی زمانہ نہیں جبتک کہ وہ اپنے شرعی احکام کے اعلیٰ مفہوموں کو نہ سمجھینگے۔ تاہم میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایک ایسا دور آئیگا کہ جس میں یہودیت پھر بحال ہوگی

قدیم مسیحیت

اب میں تھوڑی دیر کے لئے اُس مذہب پر غور کرونگا جسکا میں خود معتقد ہوں۔ اگرچہ اس کے متعلق آزاد رائے پیش کرنا میرے لئے ویسا ہی مشکل ہے۔ جیسا کہ میرا کسی غیر مذہب پر نکتہ چینی کرنا آسان ہے۔ تو بھی موجودہ زمانہ کی روش نے جو تجربہ اس کے متعلق مجھے سکھلایا ہے۔ وہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اس پر بھی رائے زنی کروں۔

مجھے اس وقت قدیم مسیحیت کی حالت پر غور کرنا ہے میں دیکھتا ہوں کہ خداوند یسوع مسیح کا دنیا میں آنے کا مقصد صرف لوگوں کی نجات اور بہبودی کا تھا۔ جن کو اُنہوں نے عملی طور سے ثابت کیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی بنیاد میں کسی جسمانی اغراض کا تحکم نہیں ہے بلکہ محبت کی گہری تصویر نظر آتی ہے۔

باقی آئندہ

مضامین

خدمت

گزشتہ سے پیوستہ

ایک نہ ایک وقت اس کو ایسی کارروائی پر تاسف کرنا اور حسرت آمیز آہیں بھرنا ہوگا۔ پچھتائے گا روئے گا سر دُھنیگا شاید بے سود۔ خود کردہ را علاج نیست۔ مادی چیزیں جانوروں کے لئے ہوں تو ہوں۔ آدمی کے لئے نہیں۔ ایسا شخص جانور سے بدتر ہے۔ اگر ہماری زندگی بھی کھانے پینے اور سونے ہی پر ختم ہو جاتی ہے۔ تو جانور اور انسان میں کوئی معتدبہ فرق نہیں۔ اور نے حیوان بھی اتنا ہی کرتے ہیں۔ تمہارا مشن اس سے بہت اعلیٰ ہے۔ وہ کیا ہے؟ آپ اپنے لئے فیصلہ کرو۔ اپنی بلاہٹ کو خود پہچانو

۲۔ قسم دوم کو ہم سہنے کی خدمت کہیں گے۔ اس کو انگریزی میں Passive Ministry کہتے ہیں۔ برداشت کرنا۔ سہنا۔ جھیلنا یہ بھی ایک خدمت ہے۔ آپ نے اکثر جانوروں کو حالت بیماری میں دیکھا ہوگا۔ بے چارے رہنا کھانا۔ پینا چھوڑ کر چپ چاپ کھڑے رہتے ہیں۔ دُکھ کو سہتے ہیں اور اُف نہیں کرتے۔ وہ آدمی جو بڑی تیزی اور سرعت سے اِدھر اُدھر دوڑتا پھرتا ہے۔ ایک دن ہاتھ اور پاؤں باندھ کر چارپائی پر گرا دیا جاتا۔ اب ایسے حال میں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کر رہا۔ نہیں وہ اب بھی کرتا ہے۔ کیا کرتا ہے؟ اپنے خدا کی مرضی کے موافق دُکھ کی برداشت کرتا ہے۔ ایسی صورت میں آدمی کو بھاری صبر اور تسلیم اور سپردگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آہ یہ کیسی نازیبا حرکت ہے۔ جو اکثر لوگوں میں دیکھی جاتی کہ وہ اپنی مصیبت دکھ اور تکلیف میں بلبلا اُٹھتے اور بسا اوقات اپنی ایسی

حالت کو خدا کی سخت بے رحمی اور ظلم سے جاتے ہیں۔ کاش وہ اس کو بھی اپنے لئے خدا کی برکت جانتے اور خدمت دکھ درد کا سہنا۔ تکلیفوں کا جھیلنا بھی خدا کی خدمت ہے۔ عزیز ناظر! کیا تجھ پر ایسی کوئی پریشانی اور تشویش ہے۔ اگر ہے صبر اور خوشی سے کمال تسلیم اور متابعت سے اُس کو سہہ۔ یہ خدا کی خدمت ہے تو اس میں کامل ہو۔ شکرگزاری کے ساتھ خوشی کر جتنی مصیبتیں ہم پر آتی ہیں اُن سب میں میرا دل خوشی سے لبریز رہتا ہے "دوحاشیہ میں خوشی سے اُٹھاتا ہوں" ۲ کرنتھی ۷: ۴ ہم خداوند مسیح کے دکھ پر نگاہ کر۔ وہ دکھ سے کامل ہوا اور باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ وہ بھی اپنی پستی کے زمانہ میں اپنے دکھوں پر آنسو بہاتا اور صبر کرتا تھا۔ خدا پرستی کے سبب اُس کی سُنی گئی۔ عبرانی ۵: ۷ و ۸ و ۲: ۱۰ ایوب کی مصیبت کا قصہ کون نہیں جانتا۔ ایوب خود اپنی تکلیف کو ایک بُری چیز سمجھتا تھا جیسا کہ اس سے مترشح ہے۔ کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لیں۔ اور بُری چیزیں نہ لیں"۔ ایوب ۲: ۱۰ کوئی ایوب کے قصہ کو پڑھکر اس کو خدا کی طرف سے سختی جانے۔ لیکن یعقوب رسول اس کو خدا کا بڑا ترس اور رحم کہتا ہے۔ "دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں۔ تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور خدا کی طرف سے جو اس کا انجام ہوا دیا مقصد ہوا اسے بھی معلوم کر لیا جس سے خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے" یعقوب ۵: ۱۱۔ (باقی دارد)

کرایہ مکانات دہلی۔ دہلی میں آجکل مالکان مکان نے یکلخت کرایے کی شرح بڑھا کر ڈیوڑھی کر دی ہے۔ جس سے مدتوں کے رہنے والے کرایہ داروں کو سخت دقت پیش آرہی ہے۔ اور ہر عام و خاص اس تنگی سے دم بخود ہو رہے ہیں۔

شعر و سخن

غزل

(از حضرت تمنا۔ دربار۔ لکھنؤ)

خدا کی شان میں مضمون لکھنا امرِ مشکل ہے۔
سمندر ہے یہ وہ جس میں نہ کشتی ہو نہ ساحل ہو
کہاں قدرت خدا کی اور کہاں انسان کا دل ہو
ہے جو کچھ عقل انساں فضل باری سے شامل ہو
کرشمے ہیں جو قدرت کے انہیں انساں نے کیا جانا۔
نتیجہ ہے یہی سب نے خدا ہی کو خدا جانا۔
ہماری فکر کیا ہم کیا ہماری طبع موزوں کیا
قلم کی بے روانی صورت دریائے جیحوں کیا
زباں دانی نمادو ہو بیاں میں سحر و افسوں کیا
جو ہیں اہل سخن سحر بیاں سخن پر یہ مفتوں کیا
مگر جو لفظ موزوں یاد خالق میں نکلتا ہے
اسی کے فیض سے اعجاز کے سانچے میں ڈھلتا ہے
خدا کہتے ہو جس کو اُس کی قدرت کس نے جانی ہو
پتہ ہو کچھ عالم کو وہ اُس کی مہربانی ہے
وہی بے نظیر اُس کا جہاں میں کون ثانی ہے
وہی عادل ہے یکساں جس کی سب پہ حکمرانی ہے
مدد اُس کی نہ ہو گر کام کچھ بھی ہو نہیں سکتا
جو وہ چاہے تو محنت کر کے بھی انسان نہیں تھکتا

(اخبار عام)

ٹوٹیکورن (مدراس) کی خبر ہے کہ ۱۷ و ۱۸ اکتوبر کو ایسی سخت بارشیں ہوئیں کہ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا۔

انتخاب الاخبارات

بلقانی برادری کی فتوحات

(لندن کے مرکز عالمگیر ۲۳)

اکتوبر کی خبریں موصول ہوئیں۔ اُن میں سخت لڑائی کی کیفیت دی گئی ہے۔ یونانی تارپیڈو بوٹس نے پنیول ان ترکی دخانی جہاز گرفتار کر لیا ہے وہ کا ٹریف سے وارنا کو جاتا تھا۔ اس جہاز کو کپڑ کر پائریس کو لے گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر کونٹر بینڈ مال لدا تھا۔ جو قانوناً ممنوع اور قابل ضبطی ہے۔ یونانیوں نے مقام کا تشو بھی مار لیا ہے۔ یہ علاقہ طنوز کا صدر مقام ہے۔ یہاں لڑائی قلیل تھی۔ اور ۵۰ ترک بھی قید کئے گئے ہیں۔ سرویہ کی تیسری فوج پرشتینہ کے سامنے جا پہونچی ہے۔ سروین فوج نے مقام کا شانہ بھی چھین لیا۔ اس کو جانہ بھی کہتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ماہ اگست میں قتل عام کیا گیا تھا۔ اخبارات صوفیہ لکھتے ہیں کہ ترکوں نے یہاں سے فرار ہونے سے پہلے اور عیسائیوں کا کشت و خون کیا تھا۔ ماشی نگرو کی فوج کی پیشقدمی جانب سقوتری اب تک رکی ہوئی ہے چار روز سے قلعجات تارا باش پر گولہ باری کر رہی ہے۔ لیکن ابھی کامیابی نہیں ہوئی اس باعث سقوتر آگے بڑھنا محال ہو رہا ہے۔ دو سو سروین جو کہ کثیر مجروح تھے بلگریڈ میں پہونچے۔ وہ بذات خود واپس آئے ہیں۔ سفر کی تکلیف برداشت کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ سخت مجروح نہیں تھے۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے وہ جو خبر شائع کی تھی کہ ترک کلیسہ بلغارین نے سر کر لیا ہے قبل از وقت نکلی قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا۔ کہ کل (۲۲ تاریخ کی) کرک کلیسہ میں دن بھر لڑائی رہی۔ ترکوں نے وزنا کے بلغارین بھر دالے دشمن کو بھاری نقصانات اُٹھانے پڑے تھے۔

ایک اور پیغام لندن سے ظاہر ہے کہ ۲۳ کی دن بھر کی لڑائی کے بعد یونانیوں نے بقا ہر ڈرسے چھوڑ مرا سے ترک



تاب مقابلہ نہیں لائے۔ وہ سرفیجی کو بھاگ رہے ہیں اور یونانی فوج اُن کا پیچھا کر رہی ہے۔ اس نمایاں کارگزاری میں ایتھنز میں خوشیوں کے جشن کر رہے ہیں۔ ایتھنز میں سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ مقام سرفیجی کے متصل ایک بھاری لڑائی ہوئی ترکوں کے بائیس بٹالین اور چھ بائٹریز (توپخانہ) شکست کھا کر بھاگ گئے۔ یونانی فوج کو پیچھا کرنے کا حکم دیا گیا۔

لندن کے ایک تازہ ترین پیغام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میدان جنگ سے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں ملٹری اہل الرائے ان کی تشریح اور وضاحت میں مصروف ہیں۔ اُن کی رائے میں موجودہ صورت حالات سے ظاہر ہے کہ بلغارین فوجیں بجائے ایڈریانوپل کے کرک کلیسہ کے سر کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کرک کلیسہ کی فتح کا فایدہ بہ نسبت ایڈریانوپل کے زیادہ قیمتی اور قطعی ہوگا۔ برخلاف اس کے ایڈریانوپل کا ناکہ بے حد مضبوط سمجھا جاتا ہے۔ وہ قلعہ گیر فوجوں سے بخوبی محفوظ ہے اور ایک بڑی فوج اُس کی تقویت کے لئے مہیا ہے۔ وہ عبد اللہ پاشا کے زیر کمان ہے۔ دوسری طرف قسطنطنیہ کی رات کی تاروں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ترکی فوجیں کرک کلیسہ سے بزور پیشقدمی کر رہی ہیں اور کہ اُنہوں نے بلغارین فوجوں سے دو مقام چھین لئے ہیں۔ اور بھاری نقصان پہونچائے گئے ہیں حق یہ ہے کہ چاروں طرف سنسر شپ کا انتظام کر رہی ہیں اس باعث معتبر حالات حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے صحیح نتائج کا اندازہ نہیں کر سکتے ہیں۔ بہر حال سرویہ اور یونان کی فوجیں ثابت قدمی سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔ وہ ترکوں کے سنگین مقابلے پر غلبہ پا رہی ہیں۔ اور دونوں جانب سخت نقصان پیش آ رہے ہیں۔

۲۳ تاریخ کے پیغامات کا مطلب حسب ذیل ہے:۔

کرک کلیسہ سے فوری بازار تک کی تمام زمین پر سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ترکوں کو ہر جگہ اپنے مقامات سے ہٹ جانا پڑا ہے۔ اور بلغارین فوجیں ہر جانب سے ایڈریانوپل کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ آروہ پہونچ گئی ہیں۔ جو کہ شہر ندگور سے مغرب کی جانب ہے ترک شکست کھا کر بے سر و سامانی سے بھاگ گئے۔ اُن کے ایک سو سپاہی مقتول تھے اور ایک سو ساٹھ سپاہی قید کئے گئے۔ نیز افواج بلغارین نے تند و تیز جد و جہد کے بعد شمال مشرق جانب کے بھی کئی ایک ناکے سر کئے ہیں۔ ترکوں کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ مایوس اور بے دل ہو کر بھاگ گئے۔ اس عرصے میں ایک ترکی کالم نیست و نابود کیا گیا وہ ایڈریانوپل سے مشرق کی طرف ایک سارٹی کرنا چاہتا تھا محاصرہ میں سے نکلکر حملہ کرنے کو سارٹی کہتے ہیں۔ یہ جنگی اصلاح ہے۔ عام

ایرانی پیچیدگیاں

معلوم ہوتا ہے کہ سالار الدولہ برادر شاہ معزول) بہ ستور قسمت آزمائی پر آمادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آٹھ سواروں کے ساتھ طہران متصل آ پہونچا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ طہران کے بہت باشندے اس کے ہمدرد اور مددگار ہونگے۔ جو کہ اپنی موجودہ گورنمنٹ سے اس لئے سخت بیزار ہو رہے ہیں کہ مجلس (پارلیمنٹ) کے طلب کرنے میں عمداً تاخیر کی جاتی ہے شہر طہران کی حفاظت کے لئے فوج اور توپیں بسرعت فراہم کر رہے ہیں۔ خاص طہران کی اتوار کی خبر ہے کہ سالار الدولہ کی فوج سرکاری فوج کی نظروں سے غائب ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں کہاں ہے۔ ہر دم مارتے اور تلاش کرتے ہیں شہر کے دروازے پر توپیں نصب کی گئی ہیں کئی غیر مقدم ہیں کس نورہ جاتے سرقہ بختیاری کے گرد و چار طرف روانہ کئے گئے ہیں کہ سالار الدولہ کی جمعیت کا پتہ لگائیں یہ انتظامی بربھی کیسی قابل افسوس ہے۔ (ف)

عجیب کشتی

امریکہ والوں نے ایک ایسی کشتی تیار کی ہے جو پانی کے اندر ہی اندر چلا کریگی بمقام فرانسسکو میں اس کشتی نے پانی میں ۲۸۳ فٹ تک پانی میں نیچے چلنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ پانی کے اندر جہاز چلنے والے یا ہوا پر معلق جہاز اُڑانے والے طریقے دنیا میں شانتی نہیں پھیلا سکتے۔ بلکہ جنگ و جدل و ساتئی کے پیش خیمہ ہیں۔ جس سلطنت میں اُس کی سب سلطنتوں سے زیادہ افراط ہوگی۔ وہی سلطنت قوت ور کہلائے گی اور ایک دوسرے سے حسد و رشک کرنے والی سلطنتوں کا زر کثیر بجائے رفاہ عام کاموں کے اس میں زیادہ صرف ہوگا۔ (ا)

چھ پیسہ کیلئے دو سال

لاہور کے سٹی مجسٹریٹ مسٹر ہیرن نے ایک ملزم مسمی گُل محمد کو ڈیرہ آنہ کسی شخص کے چرانے کے جرم میں دو سال قید سخت کی سزا کا حکم صادر فرمایا یہ شخص پہلے کا بھی سزا یافتہ تھا۔ حیرانی کی بات ہے کہ جیل سے چھوٹ کر آنے پر بھی اس قماش کے لوگوں کو کچھ نصیحت نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اگر ہمیشہ کے لئے جیل میں رکھے جائیں تو اچھا ہو جہاں دو وقت کھانا ملجائے اور مزدوری کیا کریں۔ (ا)

خریداران نورافشاں کو مژدہ

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی بھیجیگا یا ادا کر دیگا تو اُسکو نئی تصنیفات میں سے تواریخ کلیسا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے اور نیز اگر ہر ایک خریدار اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو اُس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔

ویدک شائستگی (رومن) قیمت ۸ر

اُستادوں کا مددگار واسطے سنڈے اسکول سبق (رومن) قیمت ۶ر

بائبل یا قرآن (اُردو) قیمت ۱۰ر

یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء تک منظور کیگئی ہے

ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں لودیانہ۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصّہ اول ۶/+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔۴۰/+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی۔ڈی ۔۹/+

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورمکھی	″	۲پائی
بچّوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہ ر
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سید غزلیں اُردو	″	۱ر
گورمکھی	″	۱ر

۱۔اسلام میں مسیح ۱ر	۴۔وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲۔ینابیع القرآن ۳ر	۵۔آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳۔بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶۔تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷۔سیر ہند معہ تصویرات اُردو عہ ر

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲۔تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر+

۳۔دولت لازوال اُردو ۳ر ۔۵ر ۔۸ر+

رومن اُردو ۸ر+

۴۔عزت بے مثال اُردو ۳ر ۔۵ر ۔۸ر+

رومن اردو ۸ر+

۵۔اصلاح اخلاق ۴ر+

۶۔ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+

۷۔شادی کی بابت خیالات ۱ر+

۸۔سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹۔صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۵ء میں چھپی تھی۔پادری۔ای۔ایم ویری صاحب ڈی۔ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے۔تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہوجائیگی۔اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے درج ہیں۔یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے۔بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے۔قیمت فی جلد عہ ر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بیار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے

درخواستیں بنام پادری ای۔ایم ویری ڈی۔ڈی۔آنریری سکرٹیری سی۔ایل۔ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ایل۔ایس بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھونرے ہوجاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھہ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہی۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہی قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہی۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہی۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ضلع ... سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فنسی بلادیان ماربلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لیڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ہم کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سوجاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھہ نہیں ہوگی نہ بے معمول تناسے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گل سی میٹھی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں بہار ہوجاتا ہی یہ درد الفظ میں تکلیف کی وجہ سے ... بیتاب کر دیتا ہی۔ درد ریاح جیسے قلنج چک ٹیکنہ گولوں میں اٹھہ ہیں۔ کسی بھی سے جو کچھ بھی ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور قریباً آدھہ لاکھہ روپے سُود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہاں مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خُون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہو تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھہ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اکبال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھہ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خُون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے کے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی ۱عہ محصول ڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکی براون چھپا